اکائی:2 تنقید کی اقسام

اکائی کے اجزا

2.1 مقصد

2.2 تمہید

2.3 تاثراتی تنقید

2.4 جمالیاتی تنقید

2.5 تاریخی تنقید

2.6 نفسیاتی تنقید

2.7 ہیئتی تنققید

2.8 اسلوبیاتی تنقید

2.9 خلاصہ

2.10 معلومات کی جانچ

2.11 نمونے کے امتحانی سوالات

2.12 فرہنگ

2.13 مطالعے کے لیے معاون کتابیں

2.1 مقصد

☆ اس اکائی کے مطالعے کے بعد طلبہ:

☆ ادبی تنقید کی مختلف اقسام سے واقف ہوسکیں گے

☆ تاثراتی تنقید کے معنی اور مفہوم کو جان سکیں گے

☆ جمالیاتی تنقید کے معنی اور مفہوم کو جان سکیں گے

☆ تاریخی تنقید کی اہمیت اور ماہیت سے واقف ہوسکیں گے

☆ نفسیاتی تنقید کے معنی اور مفہوم کو سمجھ سکیں گے

☆ ہیئتی تنقید کی اہمیت کو سمجھ سکیں گے

☆ اسلوب، اسلوبیات اور اسلوبیاتی تنقید کا فرق سمجھ سکیں گے

☆ عالم عرب اور مغرب میں مختلف مکتبہائے تنقید سے واقف ہوسکیں گے

2.2 تمہید

ادبی تنقید کے منظر نامے پر متن کی تحلیل اور تنقید کے لیے بہت سے مناہج سامنے آئے ۔ یہ ادبی متن کو سمجھنے، تجزیہ کرنے اور اس کی جزیات کو ظاہر کرنے میں مددگار ثابت ہوئے ، مگر ان میں سے اکثر کو 'اصطلاح' کی شکل میں پہچان نہیں ملی اور وہ صفحۂ تنقید سے کالعدم ہوگیے ۔ بعض مناہج مختلف ناموں کے ساتھ سامنے آئے ، مگر ان کی اصل اور ماہیت ایک ہی تھی ۔ ان مناہج کو ہم تنقید کی اقسام بھی کہہ سکتے ہیں ۔ تنقید کی معروف اور مشہور اقسام یہ ہیں ۔ اس کے علاوہ

بھی تنقید کو بہت سی قسموں میں بانٹا گیا ہے۔ مگر یہاں ہم صرف چند کے ذکر پر ہی اکتفا کریں گے۔

۱۔ تاثراتی تنقید

۲۔ تاریخی تنقید

۳۔ نفسیاتی تنقید

۴۔ جمالیاتی تنقید

۵۔ ہیئتی تنقید

2.3 تاثراتی تنقید

قدیم اور جدید ادبی تنقید میں تاثراتی تنقید سب سے زیادہ مقبول اور مستعمل رہی ہے۔ 'تاثراتی' کا ترجمہ فرانسیسی لفظ ''Impressionism'' سے کیا گیا ہے۔ عربی زبان میں اس کو 'انطباعیۃ' کہا جاتا ہے اور اس قسم کی تنقید کرنے والے ناقدین کو 'انطباعیون' کہا جاتا ہے۔

'انطباع' کا مطلب ہے تاثر یعنی متن اور قاری کے درمیان فوری طور پر پیدا ہونے والا رشتہ جو قرأت کے ذریعے قائم ہوتا ہے۔

تاثراتی تنقید اتنی ہی قدیم ہے جتنا اس روئے زمین پر انسان کا وجود، کیوں کہ یہ فطری حس ہے۔ شعر یا نثر کے کسی اچھے نمونے کو سن کر یا پڑھ کر انسان کے اوپر جو فوری تاثر قائم ہوتا ہے اور اس تاثر کا اظہار وہ جس جملے، اظہار بیان، یا حرکت وغیرہ کے ذریعے کرتا ہے وہی تاثراتی تنقید کی فطری شکل ہے۔ ادب میں تاثراتی تنقید سے مراد وہ تنقید ہے جو ادب کا مطالعہ اس رخ سے کرے کہ اس سے ذہن پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ اگر اس فن پارے کے مطالعے کے بعد ذہن پر خوش گوار اثر پڑتا ہے تو وہ فن پارہ قابل قدر ہے۔ عصر جاہلی میں ہمیں تنقید کی جو شکلیں ملتی ہیں ان میں سے اکثر تاثراتی

تنقید کے ضمن میں ہی آتی ہیں۔

والٹر پیٹر کہتے ہیں:

''تنقید نگار کی ذمے داری بس اتنی ہے کہ وہ فن پاروں کو ان کے اصلی روپ میں دیکھے اور ان کے بارے میں اپنے تاثرات بیان کر دے''

تاثراتی تنقید کی ضمن میں والٹر پیٹر کا نام کافی اہمیت کا حامل ہے۔ان کا ماننا تھا کہ کسی ادبی تخلیق کو پرکھنے کا پیمانہ صرف یہ ہوسکتا ہے کہ اس کے مطالعے سے ذہن پر کس قسم کا اثر ہوا۔اسپنگارن کا خیال ہے کہ کسی فن پارے سے تاثرات قبول کر کے ان کا اظہار کر دینا ہی تنقید نگار کی ذمے داری ہے۔اس کا نمونہ وہ ان الفاظ میں پیش کرتے ہیں:

''یہ ایک دل کش نظم ہے۔اسے پڑھ کر میرے دل میں مسرت کی لہر دوڑ گئی ۔بس اتنا بتا دینا کافی ہے۔اس سے زیادہ میری کوئی ذمے داری نہیں''

اسپنگارن شاعری کی افادیت اور مقصدیت کے بھی مخالف ہیں۔ان کی رائے میں شاعری نہ اخلاقی ہوتی ہے اور نہ غیر اخلاقی ۔وہ صرف ایک آرٹ کا نمونہ ہوتی ہے۔اسی لیے اسپنگارن تاثراتی تنقید کو''جدید تنقید'' اور''تخلیقی تنقید'' کہتے ہیں۔

''تاثریت'' (Impressionism) کی اصطلاح فرانسیسی مصور کلاڈ مونے (Oscar-Claude-Monet)(1840-1926) کی ایک پینٹنگ سے ماخوذ ہے۔اس پینٹنگ کا نام Impression تھا۔اس میں مصور نے طلوع آفتاب کے منظر کی تصویر کشی کی تھی ۔اس پینٹنگ کی نمایش 1874 میں مونے اور اس کے ہم نواؤں کے ذریعے منعقد کی گئی ایک نمایش گاہ میں کی گئی جو کہ Salon de Paris کا متبادل تھی۔مونے کا ماننا تھا کہ فطرت اور اس کے مناظر سے وابستہ جذبات اور تاثرات کا اظہار مسلسل ہونا چاہیے۔اس کے مناظر کی تبدیلی کو بھی مصور اپنی تخلیقی کارفرمائی کے ذریعے صفحۂ قرطاس پر نقل کر سکتا ہے۔

فنون لطیفہ کے میدان سے نکل کر تاثریت ادب کے میدان میں داخل ہوئی۔ یہاں اس کا راستہ رومانوی، فطری، رمزی اور واقعی مکتبہائے فکر کے ذریعے کھلا۔ لہذا انیسوی صدی کے اواخر اور بیسویں صدی کے اوائل میں تاثراتی تنقید با قاعدہ تنقید کی ایک قسم کے طور پر جانی جانے لگی۔

ڈاکٹر محمد مندور کا ماننا ہے کہ تاثراتی تنقید کا ظہور رومانی تنقید کے زیر اثر ہوا۔ رومانی مکتب فکر بھی کلاسیکی مکتب فکر کی قیود اور پابندیوں کو توڑنے اور منہدم کرنے کے لیے وجود میں آیا تھا۔ اس کا بھی یہی پیغام تھا کہ ادیب اور شاعر اپنے دل، ذوق اور جذبات کی بازگشت پر ہی دھیان دیں اور باقی تمام باتوں کو نظر انداز کر دیں۔ یہی وجہ ہے کہ دوسرے مکتبہائے فکر سے تعلق رکھنے والے ادبا بھی تاثراتی نظریۂ فکر کے متعلق اپنی رائے دینے لگے اور اس سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔

یہ کہا جا سکتا ہے کہ تاثراتی تنقید کی بنیاد تو فرانس میں پڑی۔ لیکن یہ وہیں تک محدود نہ رہ کر تمام ملکوں میں پھیل گئی، عربی تنقید میں تاثراتی تنقید کو مختلف ناموں سے جانا اور پہچانا گیا، مثلاً، ذاتی تنقید، ذوقی تنقید، انفعالی تنقید وغیرہ۔ اس کے ساتھ ہی اس حقیقت کا اعتراف بھی ضروری ہے کہ عربی تنقید ''تاثراتی تنقید'' سے ناآشنا نہیں تھی۔ جاہلی دور میں تنقید کی ابتدائی صورت ''تاثراتی'' ہی تھی۔

فنون لطیفہ میں تاثراتی تنقید کے نمایاں نام بیرت موریسو (B. morisot)، ادورد دوغاس (Edward Dougas)، الفرید سیسلی (Alferd Sisley)، اوگست رونوار (August Renior)، کامل پیسارو (Camel pissaro) وغیرہ کے ہیں۔

2.4 جمالیاتی تنقید:

انسان کے شعور کے ساتھ ساتھ اس کا شعورحسن بھی ترقی کرتا رہا ہے۔شعورحسن کی تاریخ اتنی ہی قدیم ہے جتنی کہ خودانسانی شعور کی۔لہذا جمالیاتی تنقید وہ تنقید ہے جو کسی فن پارے میں جمالیاتی عناصر کی شناخت کرے اور اس بنیاد پر اس کی قدر و قیمت کا تعین کرے۔ جمالیات کی بہت سی تعریفیں کی گئی ہیں۔اس کی مختصر ترین تعریف یہ ہے کہ جمالیات حسن اورفن کاری کا فلسفہ ہے۔ جمال محض خارجی نہیں ہوتا،اس کے وجود کا انحصار شعور پر بھی ہوتا ہے۔حسین چہرہ،عمارت یا تصویر شخصیت کے عمل اور ردعمل کو متاثر کرتی ہے۔اس لیے جمالیات کونفسیات کی شاخ بھی کہا جاتا ہے۔

ادب میں جمالیات اورحسن کی تلاش کوئی نئی بات نہیں ہے۔ جب تنقید کا باضابطہ وجود نہیں تھا اس وقت بھی شعر پڑھنے یا سننے والے کو اس کا احساس ضرور تھا کہ شعر میں کوئی شئے یقیناً ایسی ہوتی ہے جو دل پر جادو سا کر دیتی ہے۔اس جادو کا تجزیہ کرنا آسان نہ تھا۔اس لیے ناقدین سرسری تعریفی کلمات ادا کر کے یہ سمجھتے تھے کہ تنقید کا حق ادا ہو گیا۔اٹھارویں صدی کے وسط میں بام گارڈن نے فلسفۂ ادب کے لیے”aesthetics“ کی اصطلاح استعمال کی۔ان کا پورا نام الکزنڈر گوٹلب بام گارڈن تھا(Alexander Gotlieb Baumgarten1714-1762)۔

جمالیات کا سلسلہ یونان سے شروع ہوا۔اس دور میں جمالیات کوحواس کے علم سے تعبیر کیا جاتا تھا۔ جمالیات کو حسن اورفن کاری کا فلسفہ سب سے پہلے سقراط نے قرار دیا۔وہ کائنات کوحسن ازل کا پرتو اور فن کو اس حسن کی نقل تصور کرتے تھے۔اس کے بعد ان کے شاگرد افلاطون نے حسن اور فن کاری پر قدرے تفصیلی گفتگو کی۔فن کو افلاطون کے شاگرد ارسطو نے عظیم مقام دیا۔ جب اس نے یہ کہا کہ فن فطرت کی نقل ہے اور کبھی کبھی یہ نقل اصل سے بھی بہتر ہو جاتی ہے۔شعور کے ارتقا کے ساتھ ساتھ جمالیات کو باضابطہ علم کی حیثیت حاصل ہوئی۔ واٹکو، بام گارٹن، اور ھیگل وغیرہ اس سلسلے کے اہم نام ہیں۔اس علم کو پروان چڑھانے میں کانٹ، لپس، تھومس ریڈ اور سوسن لنگر وغیرہ بھی ہیں جنھوں نے جمالیات کے مفہوم کو

وسعت عطا کی۔

عرف عام میں حسن وہ شئے ہے جس سے جمالیاتی خط یا لطف حاصل ہو۔اس میں جلال اور جمال دونوں عناصر شامل ہوتے ہیں۔ عام شخص ان تمام اشیا کو حسین سمجھتا ہے جس سے اسے راحت یا لذت حاصل ہوتی ہے۔حسن کی دو قسمیں ہیں:

ا۔ وہ حسن جسے آسانی سے پسند کیا جاسکے۔اس قسم کے حسن کی خصوصیت اس کا آفاقی ہونا ہے۔ یہ وہ اشیا ہیں جو ایک ہی نظر میں متاثر کرتی ہیں۔مثلاً گلاب کا پھول، چاندنی رات وغیرہ۔

۲۔ وہ حسن جو عام آدمی کی فہم سے باہر ہو یعنی جو عوام کو مشکل سے پسند آئے۔ ہر شخص اسے حسن تسلیم نہ کرے اس قسم کے حسن میں تین عناصر ہوتے ہیں۔

ا۔ پیچیدگی

۲۔ تناؤ

۳۔ بسط

ا۔ پیچیدگی

پیچیدگی سے مراد فن پارے کا اشکال ہے۔بعض فن پارے عام ذہن کو اس لیے متاثر نہیں کر پاتے کہ وہ پیچیدہ ہوتے ہیں۔اس ضمن میں موسیقی کی مثال دی جاسکتی ہے۔ ہوسکتا ہے موسیقی کا کوئی راگ کسی شخص کو پسند نا ہو۔اس کو پسند کرنے کے لیے اس کو تربیت کی ضرورت ہوتی ہے۔اس راگ کا حسن دراصل ان ہی پیچیدگیوں میں مضمر ہے۔

۲۔ تناؤ

تناؤ ایک قسم کی ذہنی حالت ہے۔ارسطو کا خیال ہے کہ عام تماش بیں اس سے گریز کرتا ہے۔اس کو ہم المیہ کہہ سکتے ہیں۔المیہ (Tragedy) کے ذریعے کردار کی بہت سی کم زوریاں بیان کی جاتی ہیں جن کی بنیاد پر یہ المیہ واقع ہوا۔ عام شخص اس کی لذت سے محروم رہتا ہے۔لہذا اسے اس میں کوئی حسن نظر نہیں آتا۔

۳۔ بسط

بسط سے مراد ذہن کی وہ حالت ہے جو عام طور پر نظر نہیں آتی۔ مثلاً شیکسپیر کے ناول فالسٹاف (Falstaff) میں فالسٹاف کا انگلستان کے چیف جسٹس (chief justice) کا مزاق اڑانا۔ فالسٹاف جیسا معمولی آدمی جس طرح چیف جسٹس کا مزاق اڑاتا ہے وہ صرف مزاح ہی نہیں بلکہ اس کی ذہنی لیاقت اور ذہانت کی مثال ہے۔ جو چیز اپنے اندر حسن نہیں رکھتی اندرونی طور پر اس کی حامل ہوتی ہے۔ گویا کہ ہر شئے کے حسن میں دو سطحیں ہوتی ہیں۔ پہلی سطح پر اس کے اندر جمالیاتی کمال ہوتا ہے۔ جس کی بنیاد پر ہر شخص اسے پسند کرتا ہے دوسری سطح پر اس کی ماہیت کو وہی شخص سمجھ سکتا ہے جو جمالیاتی تربیت رکھتا ہے۔

خلاصے کے طور پر یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ جمالیاتی تنقید کا مقصد ادبی فن پاروں میں مسرت اور حسن کے اجزا تلاش کرنا ہے اور چوں کہ جمالیات عموماً فنون لطیفہ کے بارے میں ہی اظہار خیال کرتی ہے، اسی لیے اس کو فلسفۂ فن کہا گیا ہے۔ یہاں بات یہ غور کرنے کی ہے کہ قدر حسن، اظہار اور اس کے عناصر میں ہے یا مواد اور اس کے موضوع میں۔ اس سلسلے میں نفسیات کے ناقدین کے دو دبستانِ فکر ہیں۔ زیادہ تر ناقدین اس بات پر متفق ہیں کہ ادب میں اسلوب، طرزِ پیش کش اور اس کے عناصر میں قدر حسن ہوتی ہے۔ اس کے لیے موجودہ دور کے بعض ناقدین نے تمام قدیم ناقدین کو جمالیاتی تنقید کا علم بردار قرار دے دیا ہے۔

2.5 تاریخی تنقید

تاریخی تنقید سے مراد وہ تنقید ہے جو ماضی کے واقعات کا وصف، تحلیل اور تفسیر کرے۔ یہ تنقید دقیق علمی اصولوں اور بنیادوں پر قائم ہوتی ہے۔ اس تنقید کے ذریعے تاریخی واقعات کا مطالعہ اور ان کے اسباب کو جاننا چاہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تاریخی تنقید زیادہ تر مخطوطات، محفوظ تصاویر، پتھروں پر کندہ تحریروں اور قدیم اوراق سے بحث کرتی ہے۔ درحقیقت یہ

قدیم تحریروں کے پیچھے پوشیدہ عالم کی دریافت کرتی ہے۔اس کا دوسرا مقصد مصنف اور ماضی کے درمیان رابطہ استوار کرنا ہوتا ہے۔

تاریخی تنقید تاریخی، سیاسی اور سماجی واقعات کا استعمال کر کے ادب پارے کی تشریح، اس کے خصائص کی تحلیل اور اس کے بارے میں کہے گئے علما اور ماہرین کے اقوال نقل کرتی ہے۔گویا کہ تاریخی تنقید متن کو صاحب متن کی محنت اور کاوش کا پھل، صاحب متن کو اپنی ثقافت کا مصور، ثقافت کو ماحول کی مترجمہ اور ماحول کو تاریخ کا جزء مانتے ہوئے ادبی نص کا مطالعہ کرتی ہے۔تاریخی تنقید کسی بھی عہد میں ادبی نشو ونما اور عروج وزوال کا مطالعہ کرنے کے لیے مفید ہوتی ہے، لیکن اس مطالعے کے نتائج اخذ کرنے میں اس تنقیدی منہج کا کوئی خاص عمل نہیں ہوتا۔گویا کہ تاریخی تنقید کسی تصویر کے ابتدائی نقوش کی طرح ہے جو تصویر کے مکمل ہونے کے بعد غائب ہو جاتے ہیں یا مٹا دیے جاتے ہیں۔

انیسویں صدی کے اواخر میں سائنٹفک تنقید کی آواز بلند ہوئی۔اس کو تاریخی تنقید کی ابتدائی شکل مانا جاتا ہے۔ اس کے اولین نمائندوں میں مندرجہ ذیل نام قابل ذکر ہیں۔

۱۔ ھپولیت تین (Hippolyte Adolphe Taine 1828-1893) مشہور فرانسیسی فلسفی، مورخ اور ناقد۔تین نے ادبی نصوص کا مطالعہ مندرجہ ذیل مثلث، کی بنیاد پر کرنے کی بات کی اور یہ طریقہ بہت مقبول ہوا۔

۱۔ نسل Race

۲۔ ماحول، مقام یا جغرافیائی اثرات Millieu

۳۔ زمانہ Temps

۲۔ فرڈیناڈ برونتیر (Ferdinand Brunetiere 1849-1906) فرانسیسی ناقد جنہوں نے ڈارون کے نظریۂ ارتقا کو تسلیم کیا اور اس کو ادب پر منطبق کرنے کی قابل ذکر کوششیں کیں۔

۳۔ سینٹ بیوی (Charle Augustin Sainte-Beuve 1804-1906) فرانسیسی ناقد جنہوں نے صرف ادیب کی شخصیت کو سامنے رکھتے ہوئے ادبی نص کا مطالعہ کرنے کی بات کی۔ان کا ماننا تھا کہ پھل اپنے درخت

سے پہچانا جاتا ہے۔اسی طرح متن بھی ادیب کی ذاتی کیفیت ومزاج کا آئینہ ہوتا ہے۔لہذا کسی نص کو سمجھنے کے لیے ادیب کی ذاتی، عائلی زندگی، دوست اور احباب، مادی، عقلی اور اخلاقی عادات واطوار وغیرہ کا جائزہ لینا بھی ضروری ہے۔

۴۔ گوستاف لانسن (Gustave Lonson1857-1934) عظیم فرانسیسی ناقد جو تاریخی تنقید کے سب سے بڑے حامیوں میں تھے۔ یہاں تک کہ تاریخی تنقید کو ان کی نسبت کے طور پر (Lensonnisme) (لانسنزم) کے طور پر بھی جانا جانے لگا۔ لانسن نے تاریخی تنقید کا دستور مانا جانے لگا۔ تاریخی تنقید کے حوالے سے ریمون پیکارڈ (Raymond Picard) اور رولان بارتھ (R. Barthes) (1915-1986) کے نام بھی کافی اہمیت کے حامل ہیں۔

عربی تنقید میں تاریخی تنقید کے ابتدائی آثار بیسویں صدی کے ربع اول میں دیکھنے کو ملتے ہیں۔اس کا تعارف ان ناقدین کے ذریعے ہوا جنھوں نے فرانسیسی مکتبہائے فکر سے استفادہ کیا اور خاص طور پر لانسون سے متاثر ہوئے۔ان ناقدین میں اہم نام **احمد ضیف، طه حسين ، محمد مندور ، ذكی مبارک اور احمد امين** کے ہیں۔ **محمد مندور** نے اپنی شہرۂ آفاق کتاب "**النقد المهنجی عند العرب**" کے ذریعے فرانسیسی اور عربی مکتب فکر کے درمیان رابطے کا کارنامہ انجام دیا۔اپنی مذکور بالا کتاب میں انہوں نے "لانسن" کے مشہور مضمون (ادبی تحقیق کا طریقۂ کار) کا عربی ترجمہ بھی منسلک کیا۔

2.6 نفسیاتی تنقید: Psychoanalytic Criticism

اس تنقید میں اصناف ادب کے نفسیاتی محرکات کا سراغ، تخلیق کار کی نفسیاتی کیفیت کی دریافت اور نفسیاتی اصول وضوابط کی روشنی میں تخلیقی کاوش کی توضیح اور مرتبے کا تعین شامل ہیں۔

ایچ سمرول (H. Somerville) نے اپنی کتاب میڈنس ان شیکسپئر ٹریجڈی میں شکسپیر کی تشخیص کچھ یوں

کی کہ وہ ''مینک ڈپریسو(Manic Depressive) تھا۔ یہ نیم دیوانگی کی وہ قسم ہے جس میں مریض پر خوشی اور پژمردگی کے دورے پڑتے ہیں۔ ایک وقت وہ ضرورت سے زیادہ خوش تو دوسرے وقت غم کی اتھاہ گہرائیوں میں ڈوبا ہوتا ہے۔ وہ دلیل کے طور پر مزید کہتے ہیں کہ جب ہم فالسٹاف(Falstaff) اور میکبتھ (Macbeth) کا مطالعہ کرتے ہیں تو اس ضمن میں کوئی شک وشبہ باقی نہیں رہتا۔

نفسیاتی تنقید کے بنیادی مباحث مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ ادیب کی شخصیت کا نفسیاتی تجزیہ

۲۔ تخلیق اور تخلیقی عمل کا مطالعہ

۳۔ تاریخی حالات کے نفسیاتی اثرات

۴۔ سماجی کوائف کا نفسیاتی مطالعہ

۵۔ موضوع اور مواد کی نفسیاتی اہمیت

نفسیاتی تنقید کو انگریزی میں Psychological Cristicism یا Psycho analytical Cristicsm بھی کہا جاتا ہے۔ نفسیاتی تنقید دراصل تحلیل نفسی کی اس وسیع دنیا کا مطالعہ ہے جو شعور، لاشعور، اعصابی خلل، احساس برتری وکم تری اور نفس کی دوسری گتھیوں سے متعلق ہے۔ چوں کہ ادب کا موضوع انسان کے جذباتی محرکات اور ان کا ردعمل ہے، اس لیے ان کے تنقیدی مطالعے میں، چاہے وہ مطالعہ تاریخی ہو، سماجی ہو یا سائنٹفک، نفسیات کے بعض گوشوں کو نگاہ میں رکھنا ضروری ہوگا کیوں کہ سماجی کش مکش کی بنیاد پر ادب کی قدر و قیمت کا اندازہ لگانے کے لیے شاعر اور ادیب کی ذہنی کیفیت اور نفسیات کا مطالعہ بھی ضروری ہے۔ نفسیات کا علم بہت پیچیدہ ہے۔ انسانی ذہن بھول بھلیوں کی مانند ہے کہ اس میں اترنے کے بعد کبھی راستہ ملتا ہے اور کبھی نہیں ملتا۔ جو انسان جتنا حساس، وسیع المطالعہ اور جتنے مختلف النوع تجربات سے گزرا ہوگا اس کا ذہن اتنا ہی پر پیچ ہوگا۔

پروفیسر آل احمد سرور نے اس سلسلے میں لکھا ہے:

> ''تنقید کو نفسیات کی دلدل میں گرفتار نہیں ہونا چاہیے کیوں کہ نفسیات کا علم ہمارے لیے بڑا مفید ہے مگر وہ بڑا پر فریب بھی ہے۔ وہ اس آئینے کی طرح ہے جو بڑی چیزوں کو چھوٹا اور چھوٹی چیزوں کو بڑا کر دیتا ہے۔''

نفسیاتی تجزیے کا اولین محرک سگمنڈ فرائڈ (Sigmund Freud) کو مانا جاتا ہے۔ فرائڈ آسٹریلیائی ماہر اعصاب تھے جنہوں نے مریضوں کے نفسیاتی تجزیے، (Psychoanalysis) کی اصطلاح کی بنیاد ڈالی اور اصول وضع کیے۔ ان کا ماننا تھا کہ بچپن کے واقعات انسان کی پوری شخصیت پر بہت گہرا اثر ڈالتے ہیں، اسی لیے نفسیاتی مسائل کا علاج کرنے کے لیے پوری زندگی کا تجزیہ کرنا ضروری ہے۔

نفسیاتی تنقید کو ادبی تنقید میں با قاعدہ ایک منہج اور قسم کا درجہ دینے والے ولہم غونت (Wilhelm Wvdnt) ہیں۔ یہ ایک جرمن طبیب، فلسفی، ماہر نفسیات اور پروفیسر تھے۔ ان کو ''بابائے نفسیات'' (Father of Psychology) کے لقب سے جانا جاتا ہے۔ جب فرائڈ نے اس موضوع پر اپنا تحقیقی کام پیش کیا تو وہ کافی مقبول ہوا۔ ماہرین اسی کو نفسیاتی تنقید کی ابتدا مانتے ہیں۔ یہ غالباً انیسویں صدی کا آخری مرحلہ تھا۔ فرائڈ (1939-1856) کا ماننا تھا کہ کوئی بھی فن پارہ اپنے اندر بہت سی دلالتیں رکھتا ہے۔ ان رازوں اور پوشیدہ نکتوں تک پہنچنا بہت ضروری ہوتا ہے۔ فرائڈ نے انسانی نفسیات کا نقشہ بنایا اور اس کو انسان کی باطنی زندگی کے مثلث کے طور پر پیش کیا۔

۱۔ شعور Conscience

۲۔ ماقبل شعور Pre-Conscience

۳۔ لاشعور Non-Conscience

قدیم عربی تنقید میں ابن سلام الجمحی، ابو عثمان الجاحظ، ابن قتیبه ، ابن رشیق القیروانی ، ابو ھلال العسکری ، القاضی الجرجانی ، عبد القادر الجرجانی وغیرہ نے نفسیاتی تنقید کا استعمال اپنی تحریروں میں کیا ہے۔ اگر چہ یہ استعمال اصطلاح کے طور پر نہیں تھا مگر ان ناقدین نے اس منہج کا استعمال کیا ہے۔

جدید ناقدین میں عباس محمود عقاد نے اپنی کتاب ابو نواس الحسن بن ھانی اور ابن الرومی: حیاته من شعره میں نفسیاتی تنقید کا استعمال کیا ہے۔ مازنی بھی حصاد الهشیم ، میں نفسیاتی تنقید کو ہی کام میں لاتے ہیں۔

2.7 ہیئتی تنقید:

ہیئتی تنقید وہ تنقید ہے جو فن کی ہیئت اور اس کے جملہ عناصر اور لوازم پر گفتگو کرتی ہے۔ ہیئتی ناقد سب سے پہلے فن پارے کی ہیئت پر غور کرتا ہے، ہیئت کے تجزیے سے اس کے معانی تک رسائی حاصل کرتا ہے۔ معانی کے ساتھ نفسیاتی ،سماجی اور دوسرے محرکات پر غور کرتا ہے۔

ہیئتی تنقید کے مفہوم میں طریق اظہار، اسلوب بیان، شعری زبان، اثر انگیزیزی کے طریقے، حسن اور لطافت پیدا کرنے کے تمام ذریعے، مواد اور ہیئت کی ہم آہنگی ،غرض داخلی اور خارجی تمام عناصر اور ان کے درمیان پائے جانے والے تمام فنی، ادبی اور جمالیاتی رشتے شامل ہیں۔

ہیئتی تنقید کی ابتدا بیسویں صدی کے اوائل میں ہوئی۔ فردینا ند دی سوسیر (1857-1913) (Ferdinand de Saussure) کی کتاب محاضرات فی اللسانیات (Course in General Linguistics) کو اس ضمن کی پہلی کتاب مانا جاتا ہے۔ یہ کتاب فردیناند کے لکچرس کا مجموعہ ہے، جن کو ان کی وفات کے بعد ان کے طلبہ نے شائع کیا۔ اس کے بعد رومن جیکبسن (Roman jackbson 1896-1982) جن کو

روسی ساختیاتی مکتب فکر کا نمایندہ مانا جاتا تھا) نے اس سلسلے میں اپنی تحریروں کے ذریعے اس مکتب فکر کو قوت عطا کی۔ بعض مفکرین کا خیال ہے کہ ''روسی ساختیات'' ہیئتی تنقید کی ابتدائی شکل ہے۔ کہا جاتا ہے کہ روسی فلسفی تیتا ینوف نے سب سے پہلے ''ابنیۃ'' (Structures) کا لفظ استعمال کیا۔ اس کے بعد جیکسبن (Jacobson) نے سب سے پہلے ''ہیئتی'' (Structural) کا لفظ 1929 میں استعمال کیا۔ ابتدا میں ہیئتی تنقید باقاعدہ مکتب فکر کے طور پر معروف نہیں تھی، بلکہ ساختیاتی اور مارکسی تنقید کے شانہ بہ شانہ چل رہی تھی۔

ہیئتی لفظ کا ہیئت سے بنا ہے۔ عربی میں اس کے لیے البنیۃ کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ اس قسم کی تنقید کو النقد البنیوی کہتے ہیں۔ انگریزی زبان میں اس کا مترادف Structure لاطینی زبان کے فعل Struere سے ماخوذ ہے جس کے معنی ہیں تعمیر کرنا۔ جیسا کہ نام سے بھی واضح ہے کہ یہ تنقید فن پارے کی پوری ساخت سے گفتگو کرتی ہے۔ ہر فن پارہ ایک عمارت اور نظام کی طرح ہے۔ نظام میں ایک لفظ کی زیادتی یا کمی عمارت کو متاثر کرتی ہے۔ ناقدین اس بات کا بھی اعتراف کرتے ہیں کہ ہیئتی تنقید دوسرے تنقیدی دبستانوں کا مجموعہ ہے۔ اس لیے اس کی محدود اور منضبط تعریف کرنا مشکل کام ہے۔

ناقدین عبدالقاھر الجرجانی کے ''نظم کلام'' کے نظریے کو عربی ادب میں ''ہیئتی تنقید'' کی بنیاد مانتے ہیں۔ اس نظریے کا ذکر الجرجانی اپنی کتاب دلائل الاعجاز میں کیا ہے۔ اس صف میں ہمیں دور جدید کے عظیم ہیئتی ناقد محمد مندور بھی نظر آتے ہیں۔ ان کا بھی یہی ماننا ہے کہ عبدالقاھر الجرجانی کا نظریہ ہیئتی تنقید کی اساس ہے۔ آج یورپ میں لسانیات جس منہج کی بات کر رہی ہے وہ الجرجانی نے اپنی کتاب میں بہت پہلے پیش کیا تھا جو ان کی علمی مہارت اور فن کی دلالت ہے۔

ا۔ ہیئتی تنقید کو سمجھنے کے لیے اس مثال پر غور کیجیے:

۱ اور ۲ دو الگ اعداد ہیں۔ ان اعداد کے اپنے خصائص ہیں۔ ان دونوں اعداد کو ملا دیا جائے تو ایک نیا عدد وجود میں آتا ہے اور وہ ہے ۲۱۔ اس ترکیب کی الگ خاصیت اور معنی ہے اسی ترکیب کو اگر پلٹ دیا جائے تو ۱۲ ہو جائے گی اس ترکیب کے معنی پہلی سے مختلف ہیں۔ یہی حال ادبی فن پارے کا بھی ہے۔ جس کا ہر جز کا با معنی ہے۔ اس لیے کسی جزء کو

کسی جزء سے الگ کر کے دیکھنا فن پارے کے ساتھ زیادتی ہے۔اس کے ساتھ ساتھ نص میں داخلی تغیرات بھی ہوتے رہتے ہیں۔یہ تغیرات نئے نئے افکار کی تخلیق میں معاون ہوتے ہیں۔

ہیئتی ناقد کا سب سے مفید اور معاون آلہ لسانیات ہے۔ہیئتی ناقد کو لسانیات اور اس کے لوازم سے مدد دینا لازمی ہے۔لہذا ہیئتی تنقید متن کی ظاہری شکل اور زبان سے ہی بحث کرتی ہے۔متن کا قائل،اس کا مقصد،اس کی ذات کی تعبیر وغیرہ سے اس تنقید کا کچھ لینا دینا نہیں ہوتا۔اسی لیے بعض ناقدین نے اس تنقید کو ''غیر انسانی'' تنقید تک کہہ ڈالا۔

عربی تنقید میں ہیئتی تنقید کے آثار بیسویں صدی کی چھٹی دہائی میں دیکھنے کو ملتے ہیں۔مصر کے مشہور رسالے ''المصور'' میں 1944 میں محمود امین العالم نے سب سے پہلے اس تنقید کے بارے میں گفتگو کی اور اس کو ''الھیکلیۃ'' کا نام دیا تھا۔مندرجہ ذیل ادبا اور ناقدین کو عربی تنقید میں ہیئتی تنقید کا علم بردار کہا جا سکتا ہے۔

۱	ڈاکٹر جابر عصفور	''عصر البنویة– کے مترجم تالیف ادیشکر یزویل
۲	ڈاکٹر زکریا ابراھیم	مشکلة البنیة
۳	ڈاکٹر صلاح فضل	نظریة البنائیة فی النقد المعاصر
۴	کمال الدین ابو دیب	١. جدلیة الخفاء و التجلیی ٢. البنی المولدة فی الشعر الجاهلی ٣. البنیة الایقاعیة للشعر العربی
۵	استاد محمد عصفور	١. البنویة وما بعدها ٢. البنیة الأسطوریة فی صراخ فی لیل طویل

2.8 اسلوبیاتی تنقید

لسانیات زبان کے سائنسی مطالعے کا نام ہے اور اسلوبیات اسلوب کے سائنسی مطالعے کا نام ہے، یعنی اسلوبیات محض ادب کا مطالعہ نہیں ہے اور نہ یہ خالص زبان کے مطالعے کا نام ہے، بلکہ جارج ٹرنر کے مطابق ''اسلوبیات ادب میں زبان کے استعمال کے مطالعے کا نام ہے'' دوسرے لفظوں میں ادبی زبان کے مطالعے کو اسلوبیات کہتے ہیں۔ اسلوب کا سائنسی نقطۂ نظر سے مطالعہ کرنے والا شخص ماہر اسلوبیات (Stylistician) کہلائے گا۔ ماہر اسلوب یا صاحب اسلوب (Stylist) اس شخص کو کہیں گے جو کسی خاص اسلوب کا موجد ہو اور اپنے انفرادی اسلوب نگارش کی وجہ سے دوسروں سے ممتاز ہو۔ ایسے شخص کے لیے اسلوبیات کا ماہر ہونا بالکل ضروری نہیں ہے۔

عام طور پر اسلوبیات کو لسانیات کی شاخ سمجھا جاتا ہے، لیکن درحقیقت اسلوبیات، اطلاقی لسانیات (Applied Linguitics) کی شاخ ہے۔ لسانیات میں زبان کا مطالعہ دو مخصوص زاویوں سے کیا جاتا ہے جنہیں تاریخی لسانیات (Historical Lingustics) اور توضیحی لسانیات (Descriptive) کہتے ہیں۔ توضیحی لسانیات کے تحت زبان کے مطالعے کی پانچ سطحیں ہیں:

۱۔ صوتیات
۲۔ علم الاصوات
۳۔ صرفیات
۴۔ نحو
۵۔ معنیات

۱۔ صوتیات (Phonetics) تکلمی آوازوں کی ادائی، ترسیل، استماع اور ان کی درجہ بندی کا علم ہے۔

۲۔ علم الاصوات (Phonology) کسی مخصوص زبان کی با معنی آوازوں کے مطالعے کا نام ہے۔

۳۔ صرفیات (Morphology) میں الفاظ کی تشکیل و تعمیر سے بحث کی جاتی ہے۔

۴۔ نحو (Syntax) میں الفاظ کے باہمی رشتوں اور جملوں کی ترتیب و تنظیم پر غور کیا جاتا ہے۔

۵۔ معنیات (Semantics) معنی کے مطالعے کو کہتے ہیں۔

کسی ادبی فن پارے کو اسلوبیاتی تجزیے کے تین مراحل قرار دیے جا سکتے ہیں۔

۱۔ فن پارے کی لسانیاتی توضیح

۲۔ فن پارے کے اسلوبی خصائص کی شناخت و دریافت۔

۳۔ ان خصائص کی توجیہ اور نتائج کا استنباط۔

اسلوبیاتی تجزیہ نگار کے لیے لسانی مواد فراہم کرتا ہے۔ اس کی توضیح (Description) لسانیات کی مختلف سطحوں مثلاً صوتیاتی، صرفی، لغوی، نحوی، قواعدی اور معنیاتی سطحوں پر کی جا سکتی ہے۔ توضیح سے یہاں فن پارے کی زبان کی اصل اور مقررہ حالت کا بیان اور تجزیہ مقصود ہوتا ہے جو اس زبان کے عام لسانیاتی تجزیے پر مبنی ہوتا ہے جس میں یہ فن پارہ تخلیق کیا گیا ہے۔ اسلوبیاتی تجزیے کے پہلے مرحلے میں معاملہ ادبی زبان کی صرف لسانیاتی توضیح تک ہی محدود رہتا ہے۔ اس توضیح سے فن پارے کی زبان کی ساخت، مزاج اور لسانیاتی رجحانات کا پتا چل جاتا ہے۔ مثلاً اگر فن پارے کی صوتیاتی توضیح ہے تو یہ معلوم ہو جائے گا کہ اس میں کون کون سے مصمتے (Consonants) اور مصوتے (Vowel) استعمال ہوئے ہیں۔ مخرج اور طرز کے لحاظ سے مصمتوں کی کتنی قسمیں ہو سکتی ہیں۔ مصوتے طویل ہیں یا مختصر۔

اسلوبی خصائص کی شناخت و دریافت: اسلوبیاتی تجزیے کے دوسرے مرحلے میں اسلوبی خصائص کی شناخت و دریافت کا کام سرانجام دیا جاتا ہے۔ ان خصائص کی دریافت سے کسی مصنف یا فن کار کی انفرادیت کا پتا لگایا جا سکتا ہے اور یہ بات نہایت مدلل انداز میں کہی جا سکتی ہے کہ فلاں مصنف فلاں مصنف سے کن باتوں میں منفرد ہے یا فلاں فن پارہ کن معنوں میں انفرادی خصوصیت کا حامل ہے۔ اسلوبی خصائص کی شناخت و دریافت کے ذریعے ہی ہم ایک مصنف کے

اسلوب کو دوسرے مصنف کے اسلوب سے ممیّز کر سکتے ہیں۔

اسلوبیات سے متعلق اب تک جو کچھ کہا گیا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے

اسلوبیات مطالعۂ اسلوب ہے۔

اسلوبیات سے ادبی زبان کا سائنسی، معروضی اور منظّم مطالعہ و تجزیہ مراد ہے۔

اسلوبیات ادب میں زبان کے استعمال کے مطالعے یا زبان کی ادبی کار پردازیوں کے مطالعے کا نام ہے۔

اسلوبیات میں ادب کا مطالعہ لسانیاتی نقطۂ نظر سے کیا جاتا ہے۔

2.9 خلاصہ:

تنقید کی بہت سی قسمیں ہیں۔ مختلف مکاتب فکر نے اپنی فکر کے اعتبار سے تنقید کو اور تنقید کے عمل کو نام دیے ہیں۔ موجودہ دور میں خیالات اور افکار کے تبادل نے اس عمل میں تیزی پیدا کر دی ہے۔ یہاں وہ تمام قسمیں تو بیان نہیں ہوئی ہیں۔ مگر ان قسموں کے مطالعے سے طالب علم کو جدید افکار اور نظریات کے مطالعے میں مدد ضرور ملے گی۔ ماحولیاتی تنقید، انثوی تنقید، ساختیاتی تنقید، پس ساختیاتی تنقید، ترقی پسند تنقید ایسی ہی بہت سی اصطلاحات وجود میں آتی ہیں اور مستقل فن اور علم بن جاتی ہیں۔

طالب علم کی یہ ذمے داری بنتی ہے کہ وہ مطالعے کے ذریعے نئے رجحانات سے روشناس ہوتا رہے۔

2.10 معلومات کی جانچ:

۱۔ تاثراتی تنقید کو انگریزی میں کیا کہتے ہیں؟

۲۔ ''جمالیاتی'' کا لفظ کس لفظ سے ماخوذ ہے؟

۳۔ نفسیاتی تنقید کیا ہے؟

۴۔ تاریخی تنقید سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟

۵۔ Impression ''تاثر'' نامی پینٹنگ میں کس چیز کی منظر کشی کی گئی تھی؟

۶۔ نظریۃ البنائیۃ فی النقد العربی' کے مصنف کا نام بتائیے۔

2.11 نمونے کے امتحانی سوالات:

۱۔ تاریخی تنقید کی تعریف کیجیے اور اس کی اہمیت پر روشنی ڈالیے۔

۲۔ اسلوبیاتی تنقید سے آپ کیا سمجھتے ہیں، وضاحت کیجیے۔

۳۔ تاثراتی تنقید کی تعریف کرتے ہوئے اس کی مختصر تاریخ بیان کیجیے۔

۴۔ نفسیاتی تنقید کے لیے ناقد کو کن علوم سے واقف ہونا ضروری ہے۔

۵۔ ہیئتی تنقید کس حد تک مفید اور اہم ہے؟ تحریر کیجیے۔

2.12 فرہنگ:

افادیت	فائدہ مندی/مفید ہونا	
قرطاس	کاغذ	
جمال	خوب صورتی/حسن	
المیہ	تکلیف دہ صورت حال	Tragedy
المنہج	طریقہ/طریقۂ کار	
تحلیل	تجزیہ	Analysis
ہیئت	شکل/ساخت	
لسانیات	زبان کے مطالعے کا علم	Linguistics
اسلوبیات	اسلوب کے مطالعے کا علم	Stylistics
توضیحی	وضاحت کرنے والے	Descriptive
اطلاقی	جس کا اطلاق کیا جاسکے جس پر عمل کیا جاسکے	Applied

2.13 مطالعے کے لیے معاون کتابیں:

ا	نظرية الأدب فى النقد التاثرى العربى المعاصر:	مشايف عكاشه

٢	النقد الأدبى	سهير القلماوى
٣	مناهج النقد الأدبى	يوسف و غليسى
٤	الأسس الجمالية فى النقد العربى	عزالدين اسماعيل
٥	الاتجاه النفسى فى النقد العربى الحديث	حمد حيد وش
٦	مناهج النقد المعاصر	صلاح فصل
٧	المصطلات الأدبية الحديثية	محمد عنانى
٨	سيجموندفرويد، خمسة دروس فى التحليل النفسى:	ترجمه : جورج المرابيشى
٩	ابن الرومى حياته من شعره	عباس محمود العقاد
١٠	ابو نواس الحسن بن هانى	عباس محمود العقاد
١١	حصاد الهشيم	عبد القادر المازنى
١٢	فى منهج البحث التاريخى	د.عادل حسين غنيم، د، جمال محمود
١٣	نظرية البنائية فى النقد العربى	صلاح فضل
١٤	مدخل الى التحليل البنيوي للنص	رولان بارتهـ ، ترجمه : منذر عياشى